AL-ILM Journal

Volume 6, Issue 2

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کا سیرت نگاری میں منہج واسلوب

Author (s): Muhammad Umer Farooq
Ahmad Abdul Rehman
Ahmad Abdullah

Received on: 24 July, 2022
Accepted on: 15 November, 2022

Published on: 10 December, 2022
Citation: English Names of Authors, “Dr Hameedullah ka Seerat Nigari Main Manhaj wa Asloob”, AL-ILM 6 no 2 (2022):214-222
Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحؒ کا سیرت نگاری میں منہج و اسلوب

محمد عمر فاروق *

احمد عبد الرحمن**

احمد عبد اللہ***

Abstract

It is a miracle of the Seerah of the holy prophet (SAWW), that it has an abundance of knowledge which is never-ending, and the scholars are writing on the topic from different scholarly angles. This study discusses Dr Muhammad Hāmidullah's immersible services in this field. He spent great efforts in writing and compiling the biography of the holy prophet. He did not only focus to consult the books but visited himself far-places and frontiers only for the purpose of research of that incidents which were referred to the holy prophet (SAWW). Therefore, it can be concluded that there is no one comparable to him.Dr Muhammad Hāmidullah select a new way and dimension in exploring the life of holy prophet (Saww). He did not only consult the general writings and the authentic books of Hadith and Seerah but he goes further to consult the primary sources as well as he evaluated the status of reports and narrations as well as biographies classic literature etc.

Keywords: Hāmidullah, Seerah, Biography of the prophet, Approaches in seerah

جناب رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ ہی قرآن کریم کے بعد ایک ایسا پسندیدہ و مقبول موضوع ہے جس سے اہلِ اسلام کی خاص طور پر اس کے علمی حلقے میں غیر معمولی دلچسپی کا پایا جانا فطری ہے۔ اس لیے کہ آخری کتابِ الٰہی قرآن مجید کے بعد آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی ان کے لیے بہترین مشعلِ راہ ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ قرآن نے خود ہی اعلان کر دیا کہ لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة.

اس موضوع پر مختلف زبانوں میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ ایک طویل عرصہ سے جاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت نبوی ﷺ پر کتب و رسائل اور مضامین کا وافر ذخیرہ دستیاب ہے جس سے قارئین فیض یاب ہوتے رہتے ہیں، لیکن یہ بھی سیرت پاک کا ایک اعجاز ہے کہ اس پر مطالعہ و تحقیق کا سلسلہ جاری ہے اور نئے

---

*ایم۔ایس شریعہ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔ farooqumar914@gmail.com

**لیکچرار، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔ abdurrehmanhq@gmail.com

***پی-ایچ-ڈی۔ شریعہ، جزوقتی استاد، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔ ahmedabdullahqureshi@gmail.com

پہلوؤں سے تصانیف و تالیفات منظر عام پر آ رہی ہیں۔ زیر نظر مقالہ کا تعلق بھی اسی نیک سلسلہ کی ایک کڑی سے ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ رحمہ اللہ انتہائی محنت اور جان فشانی کے ساتھ سیرت نگاری کی ترتیب و تدوین کا کام سر انجام دیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے فقط کتب بینی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ خود بنفس نفیس واقعات کی تحقیق کے لیئے دور دراز کا سفر فرمایا۔ چنانچہ یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ سیرت نگاری کے منہج و اسلوب میں آپ کا کوئی مقابل نہیں۔

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنا کام ہو چکا ہے کہ بظاہر اس پر کسی اضافے کی گنجائش نہیں البتہ واقعات کی تعبیر اور اسباب و علل کا جائزہ ایک ایسا پہلو ہے جس میں نئے نکات کے امکانات موجود ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس سلسلے میں نئی راہ اپنائی ہے عام سیرت نگار کتب حدیث، کتب سیرت و مغازی کی جانچ پڑتال ان کی تطبیق اور انکی ضعف و صحت پر داد تحقیق دیتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ان مصادر کے ساتھ ماخذ سے بھی استفادہ کیا ہے جو بظاہر غیر متعلق لگتے ہیں جیسے قدیم جاہلی ادب، کتب انصاب، سوانح اور سفر نامے وغیرہ۔ ان کتابوں کی معلومات سے آپ واقعات سیرت و تاریخ کی تعبیر میں مدد لیتے ہیں۔

تمہید:

دنیا میں مختلف علوم وفنون ہیں۔ ان میں سے سیرت نگاری کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا علم ہے جس سے وجہ کائنات جناب رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ، آپ کے طور اروار، رہن سہن غرض ہر چیز بیان ہوتی ہے، جس سے ایک عاشق کو اپنی زندگی سنوارنے اور آپ کے طریقوں کے مطابق ڈھالنے میں مدد ملے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی بیان فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اسلامی علوم وفنون کے تقریباً ہر میدان میں کتب ومقالات تصنیف کیے ہیں۔ آپ کی نظر میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے کم و بیش پندرہ موضوعات پر رجحان ساز تحقیقات پائی جاتی ہیں۔ ان کی تحقیقات سے پوری دنیا میں استفادہ کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے تفسیر، سیرت النبی، تاریخ، تدوین حدیث اور اسلام کا بین الاقوامی قانون وغیرہ کے علاوہ دیگر بھی کئی موضوعات کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ مثلاً اسلامی معاشیات، مسلمانوں کی فلکیات، علم نباتات، علم تاریخ ولغت، مسلمانوں کی زراعت، ماہی گیری اور جہازرانی وغیرہ آپ نے ان موضوعات پر تحقیق کر کے نہ صرف دنیا کو اسلامی تہذیب وتمدن کے درخشاں پہلوؤں سے آگاہ کیا بلکہ دیگر محققین کے لیے تحقیق کی نئی راہوں کو بھی ہموار کیا[1]۔

ہر صدی میں سیرت نگاری پر مختلف لوگوں نے کام کیا ہے۔ انیسویں صدی میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے سیرت سے متعلق تاریخ کا کام بڑے اچھے انداز میں سر انجام دیا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں ڈاکٹر صاحب کا سیرت کی تاریخ کے

حوالے سے جو کام ہوا ہے اس کا تذکرہ کیا جائے گا۔ نیز ڈاکٹر صاحب کی سیرت نگاری کی خصوصیات، منہج اور اس کا دیگر مصنفین سے موازنہ بھی کیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا سیرت نگاری میں منہج واسلوب:

سیرت نگاری میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا انداز تاریخ نگاری کی طرز کا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کے کام کا اندازہ ان کے اسلوب تحقیق سے ہوتا ہے آپ تلاش و جستجو اور نقد و احتساب کے تمام ذرائع استعمال کرنے میں اور معمولی معمولی جزئیات کی حیثیت متعین کرنے سے گریز نہیں فرماتے تھے۔ اس اسلوب کی ایک مثال ان کا وہ مقالہ ہے جو انہوں نے مکہ کی شہری مملکت کے خدو خال پر لکھا ہے۔ یونان کی شہری مملکت سے موازنہ کرتے ہوئے وہ مکہ کے لیے ایک نظام مملکت ثابت کرتے ہیں۔

ویسے تو سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنا کام ہو چکا ہے کہ اس پر کسی اضافے کی گنجائش نہیں البتہ واقعات کی تعبیر اور اسباب و علل کا جائزہ ایک ایسا پہلو ہے جس میں نئے نکات کے امکانات موجود ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس سلسلے میں نئی راہ اپنائی ہے عام سیرت نگار کتب حدیث، کتب سیرت و مغازی کی جانچ پڑتال ان کی تطبیق اور انکی ضعف و صحت پر داد تحقیق دیتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ان مصادر کے ساتھ ماخذ سے بھی استفادہ کیا ہے جو بظاہر غیر متعلق لگتے ہیں جیسے قدیم جاہلی ادب، کتب انصاب، سوانح اور سفر نامے وغیرہ۔ ان کتابوں کی معلومات سے آپ واقعات سیرت و تاریخ کی تعبیر میں مدد لیتے ہیں۔ سیرت پر ان کا ابتدائی کام مقالہ کی صورت میں ہے جو عہد نبوی کے مختلف پہلوؤں کی توضیح و تشریح پر مبنی ہے۔ ان کی حیثیت متعلقہ موضوع پر معلومات، ان کی توضیح و تشریح اور ترتیب و تعبیر کی ہے۔ ہر مقالہ مستقل بالذات تصنیف کی حیثیت رکھتا ہے۔ تحقیق کا یہ اسلوب مغرب کا معروف اسلوب ہے۔ مغربی محققین کے یہاں تحقیقی مقالات کی حیثیت مصادر تحقیق کی رہی ہے۔ مقالات کے موضوعات پر قیمتی مقالات تحریر فرمائے جو اردو، انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں چھپے، اور پھر ترکی اور فارسی میں تراجم بھی ہوئے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے اسلوب تحقیق میں ایک خاص بات مصادر کا احاطہ ہے۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ موضوع سے متعلق اصلی و ثانوی تمام مآخذ کو دیکھا جائے اور ان سے استفادہ کیا جائے وہ قدیم اور جدید کا موازنہ کرتے ہوئے اپنی مجتہدانہ راہ اختیار کرتے ہیں۔ ان کے اسلوب تحقیق میں مصادر کا موازنہ، استنباط و استخراج اور موجودہ معلومات کے ناقدانہ جائزہ کے علاوہ ان کا انداز بیان بھی ہے۔ وہ اس خوبصورت انداز سے بیان کرتے ہیں کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تحقیقی تصانیف کا اسلوب عموما پیچیدہ ہوتا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالی نے واضح بیان کی توفیق بخشی تھی۔ ان کے اسلوب کی ایک جھلک

ملاحظہ فرمائیں، وہ خطبات بہاولپور میں تاریخ حدیث کے موضوع پر لیکچر دے رہے ہیں اور سامعین کو حدیث کی اہمیت سمجھارہے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"فرض کیجئے آج رسول اللہ علیہ وسلم زندہ ہوں اور ہم میں سے کوئی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کرے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر یہ جاہل شخص اگر یہ کہے کہ یہ تو قرآن ہے خدا کا کلام، میں اسے مانتا ہوں مگر یہ آپ کا کلام ہے اور حدیث ہے یہ میرے لیے واجب التعمیل نہیں ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ فوراہی اس شخص کو امت سے فارغ کیا جائے گا اور غالبا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگر وہاں پر موجود ہوں تو وہ اپنی تلوار کھینچ کر کہیں گے یارسول اللہ اجازت دیجیے میں اس مرتد کا سر قلم کر دوں[2]۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ کہنا کہ یہ آپ کی نجی بات ہے اور مجھ پر واجب التعمیل نہیں گویا یہ ایسا جملہ ہے کہ اسلام سے منحرف ہونے کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اس لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی حکم دیں اس کی حیثیت بالکل وہی ہے جو اللہ کے حکم کی ہے فرق دونوں میں جو کچھ ہے وہ اس وجہ سے پیدا ہوا کہ قرآن مجید کی تدوین وتحفظ ایک طرح سے عمل میں آیا اور حدیث کا تدوین وتحفظ دوسری طرح سے اس لیے تحقیق وثبوت کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔[3]"

وہ ایک نرم اور رواں انداز میں نتائج تحقیق کو بیان کرتے چلے جاتے ہیں اور قاری کو اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ان کے اسی انداز بیان نے انکی کتابوں اور تحریروں کو مقبول عام بنادیا ہے۔ اللہ تعالی نے ان کے کام میں برکت ڈالی اور اسے قبولیت عامہ بخشی۔

ڈاکٹر صاحب کے اسلوب تحقیق کا اہم پہلو پیراگرافوں کی نمبر شماری ہے وہ اپنی تحریروں کو پیراگرافوں میں شمار کرتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں اور پھر انہیں نمبر دیتے ہیں۔ ان کے بقول اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مختلف طباعتوں کے باعث صفحات کے نمبر بدل جاتے ہیں جس سے حوالوں میں الجھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اگر پیراگراف کے نمبر ہوں تو ان کا حوالہ قائم رہتا ہے۔

اشاریوں کے اہتمام کے سلسلے میں ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنی کتابوں میں اشاریوں کا بھی اہتمام کیا ہے تاکہ استفادہ میں آسانی ہو۔ آپ کے تحقیق کام میں حوالہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس لیے انہوں نے کتابوں میں یہ اسلوب اختیار کیا۔ چونکہ وہ خود حوالہ کے بغیر بات نہیں کرتے اس لیے انہیں احساس ہے کہ ایک محقق کو مآخذ سے استفادہ میں کیا دقت پیش آتی ہے۔ میرے علم کی حد تک اردو زبان میں کسی مصنف نے یہ طریقہ اختیار نہیں کیا۔ چنانچہ اسے ڈاکٹر حمید اللہ کا اختصاص کہنا چاہیئے"[4]۔

ڈاکٹر صاحب کے انداز تحقیق کا ایک انوکھا طریقہ سوال اٹھا کر اس کا جواب مہیا کرنا ہے۔ مثلاً ختم المرسلین کیلئے آپؐ کے انتخاب کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"یوں تو کارساز عالم اپنی مخلوق میں سے جسے جو چاہے کام لے سکتا تھا۔ اس کی قدرت کی کوئی حد نہیں اور اس کی مشیت پر کسی کا بس نہیں۔ لیکن اس نے اپنی مرضی سے جب ہماری زمینی دنیا کو علم اسباب قرار دیا ہے تو کوئی بات بے سبب نہیں ہونی چاہیے۔ چاہے ہماری نظر ہر صورت میں حقیقی سبب کو معلوم حاصل کرنے سے قاصر ہی کیوں نہ ہے۔[5]"

(ا) روایات میں ڈاکٹر صاحب کا اسلوب:

ڈاکٹر صاحب کی تحریروں میں عام مبلغوں کی طرح جذباتیت کی بجائے مقبولیت اور فکری اپیل ہوتی ہے۔ وہ قدیم جدید دونوں ماخذ کے حقیقی و تقابلی مطالعہ کے بعد اپنے نتائج فکر نہایت متانت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ انکی تحریریں سائنٹیفیک انداز واسلوب کا دلکش نمونہ ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ قرآن و حدیث کے وسیع مطالعہ ، مختلف زبانوں پر عبور رکھنے کے سبب اپنی تمام تحریروں میں سائنسی انداز اختیار کرتے ہیں۔

آپ کی کتب سیرت عملی دیانت اور تحقیقی متانت کا شاہکار ہیں۔ آپ کی کتب سیرت عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ہی نہیں بلکہ ایک صاحب فن کی محققانہ جستجو کا مجموعہ بھی ہے۔ ان کے مطالعہ سے آپ کی علمی بصیرت کا پتہ چلتا ہے اور آپکی تصنیف و تالیف کا منفرد پہلو سامنے آتا ہے۔ اسلامی تاریخ بالخصوص سیرت النبی صلی اللہ وسلم پر آپ کی گہری نظر ہے۔ آپ سیرت رسول کے بہت سے ایسے گوشوں کو بے نقاب کرتے ہیں جو آئندہ سیرت نگاروں کے لئے راہیں متعین کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جس کی بنا پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو دور جدید کا امام سیرت کہا جاتا ہے[6]۔

(ب) سیرت کے واقعات سے ڈاکٹر صاحب کا استخراج نتائج:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو اللہ تعالی نے ایک خاص ملکہ عطا کیا تھا، وہ یہ کہ وہ واقعات کو بیان کرتے تھے، تو اس سے نتائج کا استخراج کرتے تھے۔ آپ کو واقعات اور معلومات سے نتائج اخذ کرنے کا بہترین سلیقہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جب بھی قلم اٹھاتے تھے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی گوشے کو نمایاں کرتے تھے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب اپنی ایک کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے حالات کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خود نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ عربوں میں عورتوں کی عزت تھی۔ لکھتے ہیں :

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عرب معاشرے میں خواتین کو نہایت بلند مقام حاصل تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عرب میں بیٹیوں کو پیدائش کے بعد دفن کرنے کے واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ پھر یہ واقعات انفرادی نوعیت کے ہیں۔ اور ان کا معاملہ بھی عورت کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تکریم کا رجحان ہے۔[7]"

یتیم، بیواؤں اور بے نوا مسافروں کو امداد کے لئے اپنی اہلیہ کے پاس بھیجتے جو ہمیشہ سے ایسے افراد کی کھلے دل سے امداد کرتیں۔ ایک دفعہ قحط کے دوران آپ کی رضاعی ماں حلیمہ بھی تشریف لائیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اس حقیقت سے صاف ظاہر ہے کہ خواتین عرب میں اپنے مال و دولت پر اختیار رکھتی تھیں۔ اور ان کے شوہر بھی ان کی مرضی کے بغیر ان کی دولت میں تصرف کرنے کا اختیار نہیں رکھتے تھے۔[8]"

مکہ کے مملکت اسلامیہ میں شامل ہونے کے بعد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان سے پہلے کہ آئندہ کوئی کافر بت پرستی کی غرض سے کعبۃ اللہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، مسلمان تو کعبۃ اللہ کو دین کے مرکز کے طور پر استعمال کر رہے تھے اور عرب کے کونے کونے سے آنے والے کفار خانہ خدا میں بت پرستی کی رسوم بھی ادا کر رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب اس سے یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ مکہ کو جبراً اسلام میں داخل نہیں کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر کی حکومت تبدیل کرنے پر اکتفا کیا۔[9]

ڈاکٹر صاحب کی سیرت میں تاریخ نگاری کی اہم خصوصیات:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا تاریخی موضوعات پر اسلوب یہ ہے کہ وہ واقعات کی تحقیق میں مصادر سے استنباط کرتے ہیں اور متوازن اور محتاط انداز میں اپنا نقطہ نظر اس طرح بیان کرتے ہیں جو ایک طرف حقیقت پر مبنی ہوتا ہے اور دوسری طرف اس سے دوسروں کے احساسات و جذبات بھی مجروح نہیں ہوتے۔ جیسے انہوں نے حضرت علی کی خلافت سے متعلق مضمون کے مباحث کو سمیٹتے ہوئے فرمایا کہ ایک اور وجہ جس سے ہر مسلمان، چاہے سنی ہو یا شیعہ اتفاق کرے گا۔ ڈاکٹر حمید اللہ کا ایک بڑا کام ہے جسے کسی بھی طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کتاب کے اردو ترجمہ میں محمد بن حبیب بغدادی کی تالیفات کی فہرست ابن ندیم کے حوالہ سے شامل کی ہے۔ اس فہرست کے مطابق محمد بن حبیب کی تالیفات کی تعداد 45 درج ہے۔ تاریخی انساب کے موضوع پر اس کتاب میں انبیاء علیہم السلام، تاریخ عرب، واقعات سیرت، امہات المومنین، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، خلفا بنو امیہ، بنو عباس، اور ان کے دامادوں سمیت درجنوں افراد کے نسب اور ان کی جماعتوں سمیت تین صدیوں کے مختلف سماجی کرداروں اور رویوں پر مشتمل ہے۔[10]

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تاریخ نگاری کا موازنہ اس کتاب سے بھی کیا جا سکتا ہے جو کہ "نگارشات" کے نام سے محمد عالم مختار نے موضوعاتی اسلوب پر مدون کی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ جملہ نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی

تحریروں پر مشتمل ہیں۔ کتاب کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ جملہ نگارشات کے آخر میں اشاعت کا تفصیلی حوالہ دیا گیا ہے۔ ہر موضوع سے متعلق اوسطا4 تا5 موضوعات شامل ہیں۔

حصہ اول جو ارمغان دہلی سے 1971 میں شائع ہوا میں ڈاکٹر صاحب نے جہاں ایک طرف درباری مورخوں کا ذکر کیا ہے تو دوسری جانب تاریخ کی شاخیں عنوان کے تحت جہانگردوں کی بین الممالک تاریخ، شہروں کی تاریخ، پیشوں کے لحاظ سے سوانح عمریاں، تاریخ قانون اور نسب نامے فن تاریخ کی یہ وہ شاخیں ہیں جس کی روشنی میں سماج کے حالات اور تاریخ کا اندازہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس تاریخ سے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے کئی اہم مقالات دوبارہ شائع ہو گئے ہیں جو پرانے مجلات میں دفن ہو چکے تھے۔[11]

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا سیرت کی تاریخ نگاری کا موازنہ دیگر مورخین سے:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتب تاریخ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے اور دیگر مورخین سے موازنہ کیا جائے تو کئی چیزوں میں ڈاکٹر صاحب کی امتیازی خصوصیت سامنے آتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا انداز تحقیق دیگر مورخین سے بالکل الگ ہے۔ اور اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ الوثائق السیاسیہ کو ڈاکٹر صاحب نے جب جمع کیا تو یہ ایک ایسا کارنامہ تھا کہ پہلے کسی نے اس کی طرف توجہ ہی نہیں دی تھی۔ تو اس میں ڈاکٹر صاحب یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ تمام تحقیقات حتمی اور درست ہیں باقی مورخین کی طرح لیکن ڈاکٹر صاحب نے یہ دعویٰ نہیں کیا ، بلکہ کہا کہ تمام وثائق حتمی نہیں ہیں بلکہ جن بعض میں سقم ہے اس کی نشاندہی بھی کر دی۔[12]

اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے جب سیرت پر کام شروع کیا تو بعض چیزیں سمجھ نہیں آئیں اور تسلی نہ ہوئی تو ڈاکٹر صاحب نے وہاں جا کر ان مقامات کو ناپا اور اندازہ لگایا کہ اصل صورت کیا ہو سکتی ہے۔ حالانکہ دیگر مورخین نے اس بات کی طرف توجہ ہی نہیں دی ہے۔

اسی کے بارے میں لکھتے ہیں:

ڈاکٹر حمید اللہ نے سیرت کے ہر پہلو کا ایک نئے رنگ سے مطالعہ کیا۔ آپ نے مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں اپنے دن رات صرف کئے۔ مقامات جنگ میں بیٹھ کر چودہ سو سالہ تاریخ کا جائزہ لیا۔ مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کیں ان سے سوالات وجوابات کی محفلیں سجائیں اور آپ عالم کا مطالعہ کیا بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے سیرت نگار کی کاوشوں کو بھی پیش نظر رکھ کر اپنے مطالعہ ومشاہدہ کو قلم بند کیا۔[13]

الغرض خلاصہ یہ کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے انتہائی محنت اور جان فشانی کے ساتھ سیرت نگاری کی ترتیب و تدوین کا کام سرانجام دیا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس سلسلے میں عام سیرت نگاروں سے ہٹ کر ایک الگ نئی راہ اپنائی ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے فقط کتب بینی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ خود بنفس نفیس واقعات کی تحقیق کے لیئے دور دراز کا سفر بھی فرمایا۔ جس کے سبب آپ کا انداز بیان دیگر سیرت نگاروں سے ہٹ کر تحقیقات سے بھرپور اور نہایت دلپذیر ہوتا ہے۔

حوالہ جات

1 مومن، پروفیسر عبد الرحمن، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، سیرت و کمالات و افادات، ص14۔

Momin, Abdul Rehmān, Dr. Hameed Ullhāh Seerāt o Kamālāt w Afadāt, p: 14

2 خطبات بہاولپور، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، پیام قرآن پبلشر، ص36۔

https://www.ebooksall.com/khutbat-e-bahawalpur-complete/

3 ڈاکٹر خالد علوی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمات سیرت، فکر و نظر، اسلام آباد، جلد40، 41، شمارہ4، 1، ص123-125۔

Dr Khalid Alvi, Dr Muhammad Hameed Ullah ki Khidmāt Seerāt, Fikr o Nāzr, Islamabad, vol 40, issue 4, p: 123

4 ڈاکٹر خالد علوی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمات سیرت، فکر و نظر، اسلام آباد، جلد40، 41، شمارہ4، 1، ص126۔

Dr Khalid Alvi, Dr Muhammad Hameed Ullah ki Khidmāt Seerāt, Fikr o Nāzr, Islamabad, vol 40, issue 4, p: 126

5 ڈاکٹر محمد حمید اللہ، رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی، حاجی حنیف پرنٹر لاہور، 2013، ص44۔

Dr Muhammad Hameed Ullah, Rasool SAW ki siyāsi zindāgi, Hāji Hanif printers, Lahore, 2013, p:44

6 ڈاکٹر محمد حمید اللہ بحیثیت سیرت نگار، ص247،246۔

Dr Muhammad Hameed Ullah bahāsiyat seerāt Nigār, p: 246-247

7 ڈاکٹر محمد حمید اللہ، محمد رسول اللہ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی سیرت نگاری کی اہم خصوصیات۔

Dr Muhammad Hameed Ullah ki seerāt nigāri ki ahm Khasusiyāt, p:2

8 ڈاکٹر محمد حمید اللہ، محمد رسول اللہ ص30۔

Dr Muhammad Hameed Ullah, Muhammad Rasool Allah SAW, p:30

9 ڈاکٹر محمد حمید اللہ، محمد رسول اللہ ص121۔

Dr Muhammad Hameed Ullah, Muhammad Rasool Allah SAW, p:121

10 محمد شکیل صدیقی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ ایک کتابیاتی جائزہ، الایام، جلد4، شمارہ2، جولائی-دسمبر، 2013، ص، 224، 223۔

Muhammad Shakeel Siddiqui, Dr Muhammad Hameed Ullah aik kitābiyāti jaiza, Al Ayyām, vol 4, issue 2, jul-dec 2013, p: 223-224

11 ڈاکٹر محمد حمید اللہ ایک کتابیاتی جائزہ، ص220۔

Dr Muhammad Hameed Ullah aik kitābiyati jaizā,p:220

12 الوثائق السیاسیہ میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا تحقیقی منہج، ڈاکٹر ضیاء الحق، ص306۔

Al wasāyq al siyasiāh main Dr Muhammad Hameedullah ka tehqeqi manhāj, Dr zia ul Haq, p:306

13 ڈاکٹر محمد حمید اللہ بطور سیرت نگار، پروفیسر محمد اکرم رانا، ص162۔

Dr Muhammad Hameed Ullah bator seerāt nigār, prof. Muhammad akram rana, p:162